# ۶۳ رسالہ حیاتِ نبوی (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کی ایک جھلک

مفتی محمد راشد ڈسکوی

سیدنا ومولانا حضرت محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ کی ولادت باسعادت پیر کے روز صبح صادق کے وقت ربیع الاول، عام الفیل مطابق اپریل ۵۷۱ء میں ہوئی، آپ ﷺ کی ولادت سے چند مہینے پہلے آپ ﷺ کے والد محترم ''عبد اللہ'' کی وفات ہوگئی، آپ ﷺ کے دادا جان ''عبد المطلب'' کی طرف سے آپ ﷺ کا اسم گرامی ''محمد'' ہے، اور آپ ﷺ کی والدہ محترمہ ''آمنہ'' کی طرف سے آپ ﷺ کا نام ''احمد'' تجویز ہوا۔ ابولہب کی آزاد کردہ باندی ''ثویبہ رضی اللہ عنہا'' کے چند دن دودھ پلانے کے بعد شرفاء قریش کی عادت کے مطابق آپ ﷺ کو ''حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا'' کی رضاعت میں دے کر مضافات مکہ میں بھیج دیا گیا، اس وقت آپ ﷺ آٹھ دن کے تھے۔

ولادت کے چوتھے سال شق صدر کا واقعہ پیش آیا، مؤرخین لکھتے ہیں کہ شق صدر کا واقعہ چار بار پیش آیا، ایک: زمانہ طفولیت میں حضرت حلیمہ سعدیہؓ کے پاس، دوسری بار دس سال کی عمر میں پیش آیا۔ (فتح الباری، ج:۱۳، ص:۴۸۱) تیسری بار: واقعۂ بعثت کے وقت پیش آیا۔ (مسند أبی داؤد الطیالسی، ص:۲۱۵) اور چوتھی بار: واقعۂ معراج کے موقع پر۔ (صحیح البخاری، رقم الحدیث:۳۴۹)۔ بعض نے پانچویں بار کا شق صدر بھی ذکر کیا ہے، لیکن وہ صحیح قول کے مطابق ثابت نہیں ہے۔ (سیرۃ المصطفیٰ ﷺ، ج:۱، ص:۷۵) آپ ﷺ تقریباً چھ سال تک ''حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا'' کی پرورش میں رہے۔

ولادت کے چھٹے سال آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ نے اپنے میکے میں ایک ماہ کا قیام کیا، وہاں سے واپسی پر مقام ابواء میں ان کا انتقال ہوا اور وہیں مدفون ہوئیں۔ (شرح المواہب للزرقانی، ج:۱، ص:۱۶۰)

ولادت کے ساتویں سال آپ ﷺ اپنے دادا عبد المطلب کی تربیت میں پروان چڑھتے رہے۔

اور ولادت کے آٹھویں سال ''دادا محترم'' کا انتقال ہوگیا، دادا کے انتقال کے بعد آپ ﷺ اپنے چچا ''ابو طالب'' کی پرورش میں آگئے۔ (طبقات ابن سعد، ج:۱، ص:۷۴)

اور ولادت کے بارھویں سال آپ ﷺ نے اپنے چچا کے ساتھ شام کے پہلے تجارتی سفر میں شرکت کی، اسی سفر میں بحیرہ راہب نے آپ ﷺ کی نبوت کی پیش گوئی بھی دی۔ (الخصائص الکبریٰ، ج:۱، ص:۸۴)



www.banuri.edu.pk

اجازت ملنے پر آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی۔

## حیات نبوی (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کا مدنی دور

جناب نبی اکرم ﷺ کی ہجرت کے بعد کی حیات مبارکہ کا دور ''مدنی دور'' B تا ہے، جوکہ بڑا تابناک دور ہے جس میں آپ علیہ السلام کی اَن تھک کوششوں، محنتوں اور قربانیوں کے سبب اسلام کو غلبہ ہی غلبہ ملا، آپ علیہ السلام کی جانثار جماعت قدسیہ کے سرفروشوں نے اسلام کی نشر واشاعت کے لیے آپ علیہ السلام کے اشاروں پر اپنا تن من دھن سب کچھ لٹا دیا رضی اللہ عنہم۔ آپ ﷺ کے اس بے مثال دور کا نقشہ کھینچنے کی منظرکشی اتنی طویل ہے کہ شاید کئی ضخیم مجلدات کا پیٹ بھی اس موضوع کو اپنے میں نہ سما سکے، ذیل میں بہت ہی اختصار کے ساتھ ہجرت کے بعد کی زندگی کو اشارۃً بطور ایک جھلک کے پیش کیا جاتا ہے۔

ہجرت کا پہلا سال: آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تین دن تک غار ثور میں رُوپوش رہنے کے بعد یکم ربیع الاوّل مدینہ کی جانب ہجرت کی، اسلام کی پہلی مسجد مسجد قباء کی بنیاد رکھی، مدینے کے یہودی اور آس پاس کے رہنے والے قبیلوں سے امن اور دوستی کے عہد نامے ہوئے۔ اسی سال حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اسی سال مسجد نبوی کی بھی تعمیر کی گئی۔ اذان واقامت کی ابتدا بھی کی گئی۔ انصار اور مہاجرین کے درمیان ایک مثالی بھائی چارہ قائم ہوا، جس کی نظیر تاریخ عالم میں نہیں مل $ کی۔ اسی سال شوال میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی بھی ہوگئی۔

ہجرت کے دوسرے سال مسلمانوں پر جہاد فرض ہوا، رمضان کے روزے، زکوٰۃ، صدقۃ الفطر اور عیدین کی نمازیں فرض ہوئیں۔ مسجد اقصیٰ کے بجائے بیت اللہ کو جہت قبلہ قرار دیا گیا۔ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ آپ ﷺ کی لختِ جگر حضرت رُقیہ رضی اللہ عنہا کا وصال بھی اسی سال ہوا۔ حق و باطل کا پہلا غزوہ ''بدر'' بھی اسی سال پیش آیا۔

ہجرت کے تیسرے سال آپ ﷺ کا حضرت حفصہ بنت عمر فاروق رضی اللہ عنہا سے اور اس کے بعد حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح ہوا۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی، آپ ﷺ کی لختِ جگر حضرت اُم کلثوم رضی اللہ عنہا کا حضرت ¢ ن رضی اللہ عنہ سے نکاح ہوا۔ گستاخ رسول کعب بن اشرف اور ابورافع کو 3 رسید کیا گیا۔ اسی سال غزوۂ اُحد کا واقعہ پیش آیا۔

ہجرت کے چوتھے سال بنونظیر کی جلاوطنی ہوئی۔ حضرت @ رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی، اسی سال آپ ﷺ کا حضرت ام رضی اللہ عنہا سے نکاح ہوا۔ اور شراب کے حرام ہونے کا حکم بھی اسی سال نازل ہوا۔

ہجرت کے پانچویں سال شرعی پردہ کا حکم نازل ہوا، زنا کی سزا کا حکم ہوا، صلاۃ الخوف کی مشروعیت ہوئی، تیمّم کی اجازت ملی، واقعۂ افک ہوا اور اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کی شان میں سورۃ النور نازل ہوئی۔ آپ ﷺ کا حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے اور حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے

نکاح ہوا۔ غزوۂ خندق، غزوۂ بنی مصطلق اور غزوۂ بیر معونہ پیش آیا، جس میں ۷۰ / حفاظ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو دھوکے سے شہید کیا گیا۔

ہجرت کے چھٹے سال مالدار مسلمانوں پر حج فرض ہوا۔ سورۃ الفتح نازل ہوئی۔ اسی سال حدیبیہ کی صلح ہوئی، آپ ﷺ ۱۴۰۰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ حج کے لیے روانہ ہوئے، صلح حدیبیہ سے واپسی کے بعد دیگر ممالک کے بادشاہوں کو دعوتی خطوط روانہ فرمائے۔ اسی سال مدینہ منورہ میں قحط پڑا جو آپ ﷺ کی دعا سے دور ہوا۔

ہجرت کے ساتویں سال غزوۂ خیبر پیش آیا۔ اس غزوہ سے واپسی پر لیلۃ التعریس کا واقعہ پیش آیا، جس میں پورے لشکر کی نماز فجر قضا ہوگئی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔ ایک یہودی عورت زینب بنت حارث کی طرف سے آپ ﷺ کو زہر دینے کی کوشش کی گئی، آپ ﷺ کا حضرت ام حبیبہ رملہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا، حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا، اور حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا سے نکاح ہوا، حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کی آخری زوجہ ہیں۔

ہجرت کے آٹھویں سال حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ مشرف بہ اسلام ہوئے، آپ ﷺ نے عمرۃ القضاء فرمایا، غزوۂ موتہ اور فتح مکہ کا عظیم الشان واقعہ پیش آیا۔ حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ مشرف بہ اسلام ہوئے۔ غزوۂ حنین وطائف ہوا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے والد ابو قحافہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔ اسی سال آپ ﷺ کے صاحب زادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔

ہجرت کے نویں سال غزوۂ تبوک پیش آیا اور اس غزوہ سے واپسی پر منافقین کی بنائی ہوئی مسجد ضرار کو منہدم کر دیا گیا۔ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی سلول کی موت ہوئی۔ اس سال ستر ۷۰ / سے زائد وفود آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سورۃ التوبہ نازل ہوئی۔ اسی سال آپ ﷺ نے اپنی ازواجؓ سے ایلا کیا اور قسم کھائی کہ ایک مہینہ تک تمہارے قریب نہیں آؤں گا۔ اسی سال آپ ﷺ گھوڑے سے گرے، جس کی وجہ سے دائیں پہلو اور پنڈلی پر خراش آئی، اسی سال حج فرض ہوا، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر الحج بنا کر تین سو افراد کے ساتھ حج کے لیے بھیجا گیا۔

ہجرت کے دسویں سال مسیلمہ کذاب نے اور اسود عنسی نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا۔ حجۃ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ نے خطبہ دیا۔ اس خطبے میں آپ ﷺ کی تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن موجود تھیں، جن کی تعداد ۹ / تھی۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد ۱۰۰،۰۰۰ (ایک لاکھ) سے متجاوز تھی۔ اس موقع پر اسلام کے سارے اصول سمجھا دیئے گئے۔ جاہلیت کی رسموں کو اور شرک کی باتوں کو ملیا میٹ فرما دیا اور امت کو الوداع کہتے ہوئے پوری امت مسلمہ بلکہ پوری کائنات کو یتیم کرتے ہوئے اپنے محبوب حقیقی اللہ جل جلالہ سے جا ملے۔

وصلی اللہ علی النبی الأمی الکریم وعلی آلہ وصحبہ أجمعین



www.banuri.edu.pk